HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y

Al-Mahdi Research Journal (MRJ)

Vol 5 Issue 3 (January-March 2024)

ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Good and Bad Aspects of Time Management: A Research Study in the Light of Quran and Hadith

ٹائم مینجمنٹ میں خیر اور شر کے پہلو۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

Muhammad Naimat Ullah

PhD Scholar, Division of Islamic and Oriental Learning, Lower Mall Campus, University of Education, Lahore / Librarian, Govt. Mines Labour Welfare Boys Higher Secondary School, Makerwal Mianwali, muhammadnaimatullah53@gmail.com, https://orcid.org/0009-0004-9412-1686

Hafiz Muhammad Abdullah

PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University Lahore / SST, WAPDA Inter College Mangla Dam Mirpur AJK hafizmuhammadabdullah53@gmail.com, https://orcid.org/0009-0001-7167-8164

Farida Noreen

Lecturer Arabic, Himayat-e-Islam Degree College for Women, 119-Multan Road Lahore, faridanoreen53@gmail.com, https://orcid.org/0009-0009-5486-4510

Abstract

Time management refers to the allocation and organization of time to plan the day's priorities and tasks, aimed at achieving our vision, mission, objectives, and goals. It comprises two main components: planning and the determination to facilitate the completion of all priorities and tasks. Time spent in performing good deeds for the betterment of God's creatures, in obedience to Allah and in servitude, leads to positive outcomes. Conversely, time spent in worldly pursuits characterized by disobedience, idleness, and evil deeds can lead to adverse consequences for human life. As stated in the Qur'an: "And remember your Lord

CC BY

humbly in your heart and fearing and without uttering a word (remember thus) in the morning and in the evening, and do not be among those who are heedless (of the remembrance of God)." Additionally, according to a Prophetic Hadith narrated by Sayyiduna Abdullah Bin Masoud RA: "Indeed, I strongly dislike the man whom I see free, neither engaged in any worldly activity nor in any Hereafter activity."Active organization and management of human life, along with crucial strategies for success and goal achievement, including self-evaluation and recognition, determination of life's motto for self-improvement, setting objectives, goals, and requirements, and initiating personal change and actions, all play significant roles in attaining objectives. Muslims are encouraged to organize their daily tasks while keeping their objectives in mind, fostering maturity in their practical endeavors. They are advised to create timetables and coordinate tasks accordingly. May Allah assist us in performing good deeds through effective time organization and management.

Keywords: Quran, Prophetic Hadith, Time Management, Terms, Organization, Management

تمہید

ٹائم مینجمنٹ سے مراد ہے کہ ہم اپنے سوچ (ویژن)، مہم (مشن)، مقاصد (اوبجکٹو)، اہداف (گولز) کو پورا کرنے کے لئے دن کی ترجیحات اور کاموں کی پلاننگ کے لیے وقت کو مخصوص کرنا اور منظم کرنا کہ جس سے تمام ترجیحات اور کام با آسانی ہو جائے اس کے دو بنیادی حصے ہیں۔ اللہ کی اطاعت، بندگی میں اللہ کی مخلوق کی بہتری کے لیے خیر کے کاموں میں صرف ہوا وقت خیر کا باعث بن جاتا ہے اور اللہ کی نافرمانی کے ساتھ غفلت، بے کار اور شر کے کاموں میں دنیاوی امور کے لیے صرف ہوا وقت انسانی زندگی کے لیے شر کا باعث بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ 1 اور یاد کرو اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور ڈرتے ڈرتے اور زبان سے بھی چلائے بغیر (یوں یاد کرو) صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی اور نہ ہو جاؤ (یادِ الٰہی سے) غافل رہنے والوں سے۔

CC BY

اور جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: اِنِّي لَأُبْغِضُ الرَّجُلَ اَنْ اَرَاهُ فَارِغًا لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الدُّنْيَا وَ لَا عَمَلِ الْاٰخِرَةِ۔2 یقیناً میں اس آدمی کو انتہائی ناپسند کرتا ہوں جس کو فارغ دیکھوں کہ نہ کسی دنیوی عمل میں مصروف ہو اور نہ کسی اخروی عمل میں۔

کامیابی کے لیے اہم نصیحتوں کے ساتھ انسانی زندگی کی فعال تنظیم اور انتظام اور اسکے اہداف کے حصول اور کامیابی اور ٹائم مینجمنٹ کے مراحل میں خودی کی پہچان میں اپنے آپ کا جائزہ، خودی کی بلندی کے لیے زندگی کے نصب العین کا تعین، نصب العین کے حصول کے لئے مقاصد، منازل اور مطالب کا تعین، اپنی ذات میں تبدیلی ، عمل وغیرہ بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک کامیاب زندگی وہی وسکتی ہے جو بامقصد ہو کیونکہ ایک بامقصد زندگی ہی درحقیقت کامیاب زندگی ہے اور ایک بامقصد زندگی کے لئے ہمارے پاس ۴ باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ سوچ (ویژن)، مہم (مشن)، مقاصد (اوبجکٹو)، اہداف (گولز)، ٹائم مینجمنٹ (ٹائم مینجمنٹ)، لیڈرشپ، دیگر متعلقہ صلاحیتیں۔

ویژن سے مراد مستقبل کی ایسی تصویر ہے جو ہم دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ہم آج سے ۱۰، ۲۰، ۳۰ سال بعد اور اس سے بھی آگے بڑھ کر روز محشر اپنے مستقبل کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں اور ہم اپنے دین، دنیا، کاروبار، فیملی، پروفیشن اور دوسرے تمام حوالوں سے کن کن اہداف اور مقاصد کا تعین کرتے ہیں ان سب اہداف کو مجموعی طور پر ہم اپنا مستقبل کا ویژن کہہ سکتے ہیں۔

کسی شخص یا نظام کا مقصد ایک وقت کے فریم کے اندر اور دستیاب وسائل کے ساتھ حاصل کرنا ہے۔ عام طور پر، اہداف مقاصد سے زیادہ پیمانے پر زیادہ خاص اور آسان ہیں۔ مقاصد بنیادی اوزار ہیں جو تمام منصوبہ بندی اور اسٹریٹجک سرگرمیوں کو طاقت اور کمزوری دیتے ہیں۔ وہ پالیسی بنانے اور کارکردگی کا اندازہ بنانے کے لئے بنیاد کے طور پر خدمت کرتے ہیں۔ کاروباری مقاصد کے کچھ مثالیں کم سے کم اخراجات، بین الاقوامی طور پر توسیع، یا فائدہ اٹھانے میں شامل ہیں۔ مقاصد غیر جانبدار (تعصب فری) یا رویہ، عقیدہ، یا رائے کے بجائے قابل ثبوت ثبوت یا حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔

ایک شخص کی امتیاز یا کوشش کا مقصد؛ ایک مقصد یا مطلوب نتیجہ ہدف یا گولز کہلاتے ہیں ایک مشاہدہ اور ماپنے اختتام کے نتیجے میں زیادہ یا کم فلسڈ ٹائم فریم کے اندر اندر ایک یا زیادہ مقاصد حاصل کیے جائیں۔ ایک مقصد مستقبل کا ایک خیال ہے یا اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایک شخص یا لوگوں کا ایک گروہ حاصل کرنے، منصوبوں اور حاصل کرنے کے لئے کام کرتا ہے۔ لوگ طے شدہ وقت کے اندر اندر حدود تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مقصد یا مقصد کے قریب متوقع نتیجہ جسکا ردعمل یا اختتام، جو ایک چیز ہے، یا تو ایک جسمانی چیز یا ایک خلاصہ اعتراض، جسکی ایک بنیادی قیمت ہے۔ اپنی سفر کی منزل طے کرتے ہوئے آخری منزل کا تعین کرنا کہ میں اتنے وقت میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر اتنے ہی وقت میں پہنچنا ہدف اور مقاصد کی تکمیل کو ہدف کہا جاتا ہے۔

CC BY

ٹائم مینجمنٹ کی اقسام اور اس میں خیر و شر

انسان ابتداءسے انتہاتک اپنی زندگی کے پر غورو فکر کرے تو اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ قسمت کے اعتبار سے اسکی زندگی دو طرح کے اوقات میں تقسیم ہے۔انسان کو کامیابی ہو جائے یا کسی خطرناک حادثہ سے زندہ بچ جائے تو اس انسان کے لیے یہ اچھا وقت ہے۔ انسان کو ناکامی ہو جائے یا وہ کسی خطرناک حادثہ کا شکار ہو جائے تو اس انسان کے لیے بُرا وقت کہلاتا ہے۔

اچھے وقت کی اقسام

اچھاوقت سے گزرنے والی زندگی دو طرح کے اوقات میں تقسیم ہے۔انسانی زندگی میں قسمت سے ملنے والے اچھے وقت جس کو انسان نے اطاعت اور خیر کے کاموں میں صرف کیا ہو وہ اچھے وقت میں بہترین وقت، اخلاقی وقت، عظیم وقت کہلاتا ہے۔انسانی زندگی میں قسمت سے ملنے والے اچھے وقت جس کو انسان نے نافرمانی اور شر کے کاموں میں صرف کیا ہو یا غفلت اور لاپرواہی میں بے کار اور شر کے کاموں میں صرف کیا ہو۔ وہ اچھے وقت میں بدترین وقت، غیر اخلاقی وقت، غیر معمولی وقت کہلاتا ہے۔

بہترین وقت میں ٹائم مینجمنٹ کی اقسام

بہترین وقت سے گزرنے والی زندگی بھی دو طرح کے اوقات میں تقسیم ہے۔انسانی زندگی میں بہترین وقت یا اخلاقی وقت یا عظیم وقت کو مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے ساتھ بامقصد اہداف کے حصول انسان نے اچھے اور خیر کے کاموں میں صرف کیا ہو وہ بہترین وقت میں ٹائم مینجمنٹ کہلاتا ہے۔انسانی زندگی میں بہترین وقت یا اخلاقی وقت یا عظیم وقت کو مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے بغیر بے مقصد اہداف کے حصول میں انسان نے غفلت اور لاپرواہی سے اچھے اور خیر کے کاموں میں صرف کیا ہو۔وہ بہترین وقت میں غیر تنظیم وقت کہلاتا ہے۔

بہترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں گزرنے والی زندگی بھی دو طرح کے اوقات میں تقسیم ہے۔وہ بہترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ (مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے ساتھ بامقصد اہداف کے حصول میں) جو اللہ کی اطاعت، بندگی میں اللہ کی مخلوق کی بہتری کے لیے خیر کے کاموں میں صرف ہوا ہو۔ بہترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتی ہے۔اس میں زندگی کا ہر وہ وقت اور لمحہ (جو مکمل منظم انداز میں تنظیم اور انتظام وقت کے ساتھ صرف ہوا ہو) شامل ہے جسے انسان اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور بامقصد اہداف کے حصول میں صرف کرتا ہو مثلاً عبادات میں، جائز ضروریات کے پورا کرنے میں، علم کے حصول میں، رزق حلال کمانے میں، فرائض اور واجبات کی ادائیگی میں، انسانیت کی بھلائی میں۔وغیرہ اس طرح زندگی گزارنے والا کامیاب ہے اور اس گزرے ہوئے وقت پر اجرو ثواب پائے گا۔ معزور انسانوں کا معزوری کے ہوتے ہوئے بھی اپنا احسن انداز سے منصوبہ بندی حکمت عملی کے ساتھ وسیع پیمانے میں رزق حلال کمانا اور اسکو اللہ کی مستحق مخلوقات میں تقسیم کر دینا بہترین وقت میں خیر کے کام کہلاتے ہیں۔دوسرا وہ بہترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ (مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے ساتھ بے مقصد اہداف کے حصول میں) جو اللہ کی نافرمانی کے ساتھ غفلت، بے کار اور شر کے کاموں میں دنیاوی امور کے لیے صرف ہوا ہو۔ بہترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں شر

CC BY

کہلاتی ہے اس میں زندگی کا ہر وہ وقت اور لمحہ (جو مکمل منظم انداز میں تنظیم اور انتظام وقت کے ساتھ صرف ہوا ہو) شامل ہے جسے انسان اللہ کی نافرمانی، معصیت اور شر کے کاموں میں گزارا ہو یا جسے غفلت اور بے کار زندگی میں گزارا ہو۔ اس خسارے اور گھاٹے کے وقت سے انسان اپنی نا صرف دنیوی زندگی کو تباہ کر رہا ہوتا ہے بلکہ اخروی زندگی جو ابدی اور دائمی ہے اسے بھی خراب کر رہا ہوتا ہے۔ اس طرح زندگی گزارنے والا ناکام ہے اور اس گزرے ہوئے وقت پر گناہ اور سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔ جیسے تندرست یا معزور انسانوں کا ٹائم مینجمنٹ کے ساتھ فحاشی عریانی کے کام کرنا شامل ہیں۔

بہترین وقت میں غیر ٹائم مینجمنٹ کی اقسام

بہترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں گزرنے والی زندگی بھی دو طرح کے اوقات میں تقسیم ہے۔

بہترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والی خیر

وہ بہترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ (مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے بغیر بے مقصد اہداف کے حصول میں) جو اللہ کی اطاعت، بندگی میں اللہ کی مخلوق کی بہتری کے لیے خیر کے کاموں میں صرف ہوا ہو۔ بہترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتی ہے۔ اس میں زندگی کا ہر وہ وقت اور لمحہ شامل ہے جسے انسان اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری بے مقصد اہداف کے حصول میں صرف کرتا ہے مثلاً عبادات میں، جائز ضروریات کے پورا کرنے میں، علم کے حصول میں، رزق حلال کمانے میں، فرائض اور واجبات کی ادائیگی میں، انسانیت کی بھلائی میں۔ وغیرہ اس طرح زندگی گزارنے والا کامیاب ہے اور اس گزرے ہوئے وقت پر اجر و ثواب پائے گا۔

بہترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والی شر

وہ بہترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ (مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے بغیر بے مقصد اہداف کے حصول میں) جو اللہ کی نافرمانی کے ساتھ غفلت، بے کار اور شر کے کاموں میں دنیاوی امور کے لیے صرف ہوا ہو۔ بہترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتی ہے۔ اس میں زندگی کا ہر وہ وقت اور لمحہ (جو مکمل منظم انداز میں تنظیم اور انتظام وقت کے بغیر صرف ہوا ہو) شامل ہے جسے انسان اللہ کی نافرمانی، معصیت اور شر کے کاموں میں گزارا ہو یا جسے غفلت اور بے کار زندگی میں گزارا ہو۔ اس خسارے اور گھاٹے کے وقت سے انسان اپنی نا صرف دنیوی زندگی کو تباہ کر رہا ہوتا ہے بلکہ اخروی زندگی جو ابدی اور دائمی ہے اسے بھی خراب کر رہا ہوتا ہے۔ اس طرح زندگی گزارنے والا ناکام ہے اور اس گزرے ہوئے وقت پر گناہ اور سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔ جیسے نشہ کرنے والے اپنے آپ کو یا دوسرے انسانوں کو مبتلا کر رہے ہوتے ہیں

بدترین وقت میں ٹائم مینجمنٹ کی اقسام

بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں گزرنے والی زندگی بھی دو طرح کے اوقات میں تقسیم ہے۔

CC BY

بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والی خیر

وہ بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ (مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے ساتھ بامقصد اہداف کے حصول میں) جو اللہ کی نافرمانی کے ساتھ غفلت، بے کار اور شر کے کاموں میں دنیاوی امور کے لیے صرف ہوا ہو۔ مگر اس وقت سے اللہ کی مخلوق کی بہتری کے لیے خیر کے کام کیے گئے ہوں۔ بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتی ہے۔ اس میں زندگی کا ہر وہ وقت اور لمحہ (جو مکمل منظم انداز میں تنظیم اور انتظام وقت کے ساتھ صرف ہوا ہو) شامل ہے جسے انسان اللہ کی نافرمانی اور بامقصد اہداف کے حصول میں صرف کرتا ہو مگر اس اہداف میں مقصد اللہ کی رضا نہ ہو بلکہ دنیاوی امور کو حاصل کرنے کے لیے ہو اس دنیاوی امور میں اللہ کی مخلوق کی بہتری کے لیے کچھ اچھے کام ہو جائے مثلاً غیر مسلم کے فحاشی عریانی کے اہداف کو حاصل کرنے کے دوران یا بعد ایسے کام ہو جائے جس سے غریب لوگوں کی مدد ہو جائے مگر اس میں اللہ کی رضا نہ ہو بلکہ معاشرے میں عزت و مرتبہ حاصل کرنے کے لیے غریب لوگوں کی مدد کی جائے یا اپنے شر کے کاموں کی حفاظت کے لیے یا شر کے کاموں میں حکومتی موصولات سے بچنے کے لیے غریب افراد کی خدمت کی جائے۔ ایسے افراد کو دُنیا تو مل جاتی ہے مگر یہ آخرت میں عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اس کی مثال اگر بُرے وقت سے لی جائے تو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک نابینا فرد مکمل منصوبہ بندی سے کسی کے سہارے سے یا کسی سے مل کر فراڈ کرتا ہے مگر اپنے آپ کو معاشرے میں عزت و مرتبہ کے لیے ٹائم مینجمنٹ کے ساتھ کچھ غریب افراد کے لیے خیر کے کام کر دیتا ہے تو یہ بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والی خیر کے کام ہیں۔ اللہ کریم اس پر بھی کچھ اجر و ثواب عنایت فرمائے دیں گئے جو کہ نیت پر انحصار ہوتا ہے اگر موازنہ بہترین وقت سے ہونے والی ٹائم مینجمنٹ میں خیر کے کام سے کیا جائے تو واضح ہو گا کہ اس میں کئی قسم کے اللہ کے انعامات شامل ہیں جیسے رزق کی فراوانی ذہنی سکون، معاشرے میں امن و امان وغیرہ جس سے دُنیا و آخرت میں عظیم اجر و ثواب اور فلاح و کامرانی ہے۔

بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والی شر

وہ بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ (مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے ساتھ بامقصد اہداف کے حصول میں) جو اللہ کی نافرمانی کے ساتھ غفلت، بے کار اور شر کے کاموں میں دنیاوی امور کے لیے صرف ہوا ہو۔ اور اس وقت سے اللہ کی مخلوق کے نقصانات کے لیے شر کے کام کیے گئے ہوں۔ بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتی ہے۔ اس میں زندگی کا ہر وہ وقت اور لمحہ (جو مکمل منظم انداز میں تنظیم اور انتظام وقت کے ساتھ صرف ہوا ہو) شامل ہے جسے انسان اللہ کی نافرمانی اور بامقصد اہداف کے حصول میں صرف کرتا ہو مگر اس اہداف میں مقصد اللہ کی رضا نہ ہو بلکہ دنیاوی امور کو حاصل کرنے کے لیے ہو اس دنیاوی امور میں اللہ کی مخلوق کے نقصانات کے لیے کچھ انتہائی بُرے کام کیے جائے مثلاً غیر مسلم کے فحاشی عریانی کے اہداف کو حاصل کرنے کے دوران یا بعد ایسے کام ہو جائے جس سے غریب لوگوں کو بھی نقصانات اُٹھانے پڑے۔ جیسے شر کے کاموں میں مبتلا حکومتی افراد بدعنوانی اور بدنیتی کے ساتھ مکمل ٹائم مینجمنٹ کے ساتھ فراڈ کیے جائے جس سے غریب انسانوں کو کئی قسم کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑے۔ اسی

CC BY

طرح ایک اور مثال جیسے حکومتی نمائندہ رشوت اور بدعنوانی کو کسی سے لے کر نوکری کے امتحان کو حل کروانے میں مدد کریں اب جو امتحان مکمل منصوبہ بندی، حکمت عملی اور بامقصد اہداف کے حصول میں لیے جارہے ہیں مگر رشوت لے کر وہ کسی کے حق کو قبضہ کرتے ہیں تو اس میں دُنیا وآخرت میں دونوں کے لیے سخت عذاب ہے دونوں ہی رشوت دینے والا لینے والا اس رشوت کے عوض مدد کرنے والا سب دُنیا و آخرت میں عذاب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اسکا اگر موازنہ بہترین وقت سے ہونے والی ٹائم مینجمنٹ میں شر کے کام سے کیا جائے تو واضح ہو گا کہ اس میں کئی قسم کے اللہ کی طرف سے ملنے والے عذاب شامل ہوتے ہیں جیسے رزق کی فراوانی ذہنی بدسکونی، معاشرے میں بدامنی وغیرہ جس سے دُنیا و آخرت میں شدید عذاب ہوتا ہے۔ اس میں انسان پر کسی آزمائش کا سامنا نہیں ہوتا وہ غفلت اور لاپرواہی میں کام کر رہا ہوتا ہے مگر بدترین وقت میں ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والے شر کے کام کرنے والوں کو اللہ آزمائش پریشانی میں مبتلا کرتا ہے مگر اس آزمائش سے وہ کچھ نہیں سیکھتے ہیں اور مسلسل اللہ کی نافرمانی کے ساتھ گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے۔۔ اس کی مثال اگر بُرے وقت سے لی جائے تو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک معزور انسان مکمل منصوبہ بندی سے یا کسی کے سہارے سے یا کسی سے مل کر بدعنوانی رشوت چوری کے کام کرتا ہے جس سے وہ اللہ کی مخلوق کو اپنے جیسے بے سہارا کے ساتھ گناہوں کے کام کے ساتھ کئی قسم کے نقصانات پہنچاتا ہے تو یہ بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والے شر کے کام ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اللہ سے ملنے والی آزمائش سے بھی اس معزور نے کچھ بھی سبق حاصل نہیں کیا یا کسی حادثہ بھی اسکو تبدیل نہ کر سکا اور وہ گلت اور لاپرواہی میں مسلسل مبتلا ہے اور خیر کی بجائے شر کے کام کر رہا ہے تو یہ بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والے شر کے کام کہلاتے ہیں۔

بدترین وقت غیر ٹائم مینجمنٹ کی اقسام

بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں گزرنے والی زندگی بھی دو طرح کے اوقات میں تقسیم ہے۔

بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والی خیر

وہ بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ (مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے بغیر اور بے مقصد اہداف کے حصول میں) جو اللہ کی نافرمانی کے ساتھ غفلت، بے کار اور شر کے کاموں میں دنیاوی امور کے لیے صرف ہوا ہو۔ مگر اس وقت سے اللہ کی مخلوق کی بہتری کے لیے کچھ خیر کے کام کیے گئے ہوں۔ بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتی ہے۔ اس میں زندگی کا ہر وہ وقت اور لمحہ (جو غیر منظم انداز میں صرف ہوا ہو) شامل ہے جسے انسان اللہ کی نافرمانی اور بے مقصد اور غفلت پر مبنی اہداف کے حصول میں صرف کرتا ہو، اس اہداف میں مقصد اللہ کی رضا نہ ہو بلکہ دنیاوی امور کو حاصل کرنے کے لیے ہو اس دنیاوی امور میں اللہ کی مخلوق کی بہتری کے لیے کچھ اچھے کام ہو جائے مثلاً غیر مسلم کے فحاشی عریانی کے دوران یا بعد میں ایسے دانستہ یا غیر دانستہ کام ہو جائے جس سے غریب لوگوں کی مدد ہو جائے مگر اس میں اللہ کی رضا نہ ہو بلکہ معاشرے میں عزت و مرتبہ حاصل کرنے کے لیے غریب لوگوں کی مدد کی جائے یا اپنے شر کے کاموں کی حفاظت کے لیے یا شر کے کاموں میں حکومتی موصولات سے بچنے کے لیے غریب افراد کی

CC BY

خدمت کی جائے۔ مگر یہ سارے کام غیر ٹائم مینجمنٹ میں کیے جائے گئے ایسے افراد کو دُنیا تو مل جاتی ہے مگر یہ آخرت میں عذاب کا مستحق ٹھہر تا ہے۔ اس کی مثال اگر بُرے وقت سے لی جائے تو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کانوں کی بصارت سے محروم انسان کسی کے سہارے سے یا کسی سے مل کر فراڈ کرتے ہیں مگر اپنے آپ کو معاشرے میں عزت و مرتبہ کے لیے اور چاہت کے بغیر نادانستہ طور پر کچھ ضرورت مندوں کے ساتھ خیر کے کام کر دیتا ہے تو یہ بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والی خیر کے کام ہیں۔

بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں ہونے والی شر

وہ بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ (مکمل منصوبہ بندی اور حکمت عملی کے بغیر بے مقصد اہداف کے حصول میں) جو اللہ کی نافرمانی کے ساتھ غفلت، بے کار اور شر کے کاموں میں دنیاوی امور کے لیے صرف ہوا ہو۔ اور اس وقت سے اللہ کی مخلوق کے نقصانات کے لیے غیر منظم انداز سے شر کے کام کیے گئے ہوں۔ بدترین وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتی ہے۔ اس میں زندگی کا ہر وہ وقت اور لمحہ (جو مکمل منظم انداز میں تنظیم اور انتظام وقت کے ساتھ صرف ہوا ہو) شامل ہے جسے انسان اللہ کی نافرمانی اور بے مقصد اہداف کے حصول میں صرف کرتا ہو، اسکا مقصد اللہ کی مخلوق کے نقصانات کے لیے کچھ انتہائی بُرے کام کیے جائے مثلاً غیر مسلم کے فحاشی عریانی کے دوران یا بعد میں ایسے کام ہو جائے جس سے غریب لوگوں کو بھی نقصانات میں ملوث کیا جائے۔

بہترین اور بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں غفلت میں کیے جانے والے شر کے کام

بہترین اور بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں کیے جانے والے شر کے کام زیادہ تر غفلت میں کیے جاتے ہیں۔ غفلت ہی وہ پہلی سیڑھی ہے جس سے انسان معصیت اور برائی کی منازل کی طرف بڑھتا ہے۔ سب سے پہلے شیطان انسان کو غافل کرتا ہے جو نہی دل اللہ کی یاد، اسکے ذکر و فکر سے غافل ہوتا ہے، تو فوراً وساوس کا جال بچھاتا ہے۔

صبح شام عاجزی اور تقوی کے ساتھ اپنے خالق کے ذکر سے غفلت کا خاتمہ

جیسا کہ سورۃ الاعراف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۝ [3]
>
> اور یاد کرو اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور ڈرتے ڈرتے اور زبان سے بھی چلائے بغیر (یوں یاد کرو) صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی اور نہ ہو جاؤ (یادِ الٰہی سے) غافل رہنے والوں سے۔

اپنے نفس کی پیروی کرتے ہوئے غفلت میں مبتلا انسان کا معاملہ حد سے گزر جاتا ہے

اور سورۃ الکھف میں فرمایا:

OPEN ACCESS
CC BY

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۝4

اور روکے رکھئے اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام طلب گار ہیں اسکی رضا کے اور نہ ہٹیں آپ کی نگاہیں ان سے کیا آپ چاہتے ہیں دنیوی زندگی کی زینت اور نہ پیروی کیجیے اس (بدنصیب) کی غافل کر دیا ہے ہم نے جس کے دل کو اپنی یاد سے اور وہ اتباع کرتا ہے اپنی خواہش کا اور اسکا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔

اللہ رحمان ورحیم کی طرف سے دانستہ طور پر غفلت میں مبتلا انسان پر ایک ساتھی شیطان کا مقرر ہونا

جیسا کہ سُورۃ الزخرف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ۝5

اور جو شخص (دانستہ) اندھا بنتا ہے رحمان کے ذکر سے تو ہم مقرر کر دیتے ہیں اسکے لیے ایک شیطان۔ پس وہ ہر وقت اسکا رفیق رہتا ہے۔

غفلت کی اقسام

ان آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب انسان ذکر الٰہی سے، آخرت سے غافل ہوتا ہے تو شیطان یقینی طور پر اسے برائی کی طرف کھینچتا ہے اور غفلت میں گزرے ہوئے وقت پر انسان کا مواخذہ ہوگا لیکن غفلت کی تین صورتیں ہیں۔ دنیا اور آخرت دونوں سے غفلت، دنیا سے غفلت لیکن آخرت کے لیے بیداری، دنیا کے لیے بیداری اور آخرت کے لیے غفلت۔

دنیا اور آخرت دونوں سے غفلت

غفلت کی یہ صورت سب سے خطرناک اور بھیانک ہے کہ انسان اپنی دنیا اور آخرت دونوں سے غافل ہو جائے۔ نہ دنیا کی زندگی کی فکر اور نہ آخرت کا احساس اور اس قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جو بے کار کاموں میں زندگی صرف کر رہے ہیں جن کا نہ دنیوی کوئی فائدہ اور نہ اخروی۔ اسی لیے سلف ایسے شخص کو بہت برا سمجھتے تھے جو اپنی دنیا اور آخرت سے غافل ہوتا۔

جیسا کہ الزھد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ میں سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

اِنِّی لَاُبْغِضُ الرَّجُلَ اَنْ اَرَاهُ فَارِغًا لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الدُّنْيَا وَ لَا عَمَلِ الْاٰخِرَةِ۔6 یقیناً میں اس آدمی کو انتہائی ناپسند کرتا ہوں جس کو فارغ دیکھوں کہ نہ کسی دنیوی عمل میں مصروف ہو اور نہ کسی اخروی عمل میں۔

اس وقت ہمارے معاشرے کا ایک بہت بڑا طبقہ اسی صورت میں زندگی گزار رہا ہے احساس زندگی ختم ہو چکا ہے، ضمیر مردہ ہو چکے ہیں، دن رات فلم بینی، لہو و لعب اور غیر ضروری اسفار، بے کار مجلسوں کی زینت اور رات گئے تک ہنسی مزاح میں گزارنا وغیرہ۔ ایسا

OPEN ACCESS

شخص دوہرے نقصان میں ہے کیونکہ اس نے نہ دنیا کا کوئی مقصد حاصل کیا اور نہ ہی آخرت کا۔ اور اگر اسی کیفیت میں اسے پیغام اجل آگیا تو ہلاکت ہے۔

صفۃ الصفوۃ: میں حضرت زہیر بن نعیمؒ کی نصیحت ہے کہ

قَالَ رَجُلٌ لِزُهَيْرِبْنِ نُعَيْمٍ! يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تُوْصِي بِشَيْءٍ قَالَ: نَعَمْ اِحْذَرْ اَنْ يَّأْخُذَكَ اللهُ وَ اَنْتَ عَلٰى غَفْلَةٍ۔7 ایک آدمی نے زہیر بن نعیمؒ سے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ مجھے کسی چیز کی وصیت کریں گے ؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں تم حالتِ غفلت میں اللہ کی پکڑ سے بچو۔

دنیا کے لیے بیداری اور آخرت سے غفلت

یہ صورت بھی پہلی صورت کی طرح مذموم اور ناپسندیدہ ہے اور ایسے لوگوں کی رب تعالیٰ نے مذمت بیان کی ہے جو صرف دنیا کے بیٹے بن جائیں انکا غم، فکر، سوچ، تفکر و تدبر اور سمجھ داری و ہوشیاری صرف دنیا کے لیے ہو۔ دنیا کے لیے بڑی عقل چلتی ہے لیکن آخرت کے بارے میں صفر ہوں،

اللہ سے دنیوی زندگی کا طلب گار کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے

سُورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ط فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ۝8 پھر جب تم پورے کر چکو حج کے ارکان تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ ذکر الٰہی کرو اور کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب دیدے ہمیں دنیا میں ہی (سب کچھ) نہیں ہے اسکے لیے آخرت میں کوئی حصہ۔

آخرت کے انکاری اور دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھنے والے اور دنیوی زندگی پر مطمئن ہونے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ غافل ہیں اور غفلت پر زندگی گزار رہے ہیں۔

اللہ کی نشانیوں اور آخرت سے غافل رہنے والے دُنیا کی زندگی میں مگن

اسی طرح وہ شخص جسکا مطمع نظر صرف دنیا ہو اور وہ رب تعالیٰ سے صرف دنیا ہی مانگے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ سُورۃ یُونس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ۝9 بے شک جو لوگ (مرنے کے بعد) ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے، صرف دنیا کی زندگی ہی میں مگن ہیں اور اس حالت پر مطمئن ہو گئے ہیں، اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

دنیوی زندگی کے ظاہری پہلو سے واقفیت اور آخرت سے غافل

جیسا کہ سُورۃ الروم ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ۞10 وہ جانتے ہیں دنیوی زندگی کے ظاہری پہلو کو اور وہ آخرت سے بالکل غافل ہیں

یہ آیت غفلت کی تیسری قسم دنیا کے لیے بیداری اور آخرت سے غفلت پر واضح دلیل ہے۔

بہترین اور بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں خیر کے کاموں کے لیے نیت

بہترین اور بدترین وقت سے غیر ٹائم مینجمنٹ میں کیے جانے والے خیر کے کام کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے نیت ہی وہ پہلی سیڑھی ہے جس سے انسان بھلائی اور نیکی کی منازل کی طرف بڑھتا ہے۔ سب سے پہلے اعمال میں انسان پر نیت کا انحصار ہوتا ہے جو دل اللہ کی یاد، اسکے ذکر و فکر سے مُنور ہوتا ہے، تو فوراً اپنے اعمال کی نیتوں میں نیک نیتی اور اخلاص سے اللہ کا نام لیتا ہے اسکے نزدیک خیر کے کاموں کے لیے اخروی فوائد ہوتے ہیں اور جو دل اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے اسکے نزدیک خیر کے کاموں کے لیے دنیاوی فوائد ہوتے ہیں۔

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

جیسا کہ الجامع الصحیح بخاری شریف میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔11

حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کے نتائج نیتوں پر موقوف ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، چناچہ جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہو کہ وہ اسے پائے گا، یا کسی عورت کے لئے ہو، کہ اس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسی چیز کی طرف شمار ہوگی جس کے لئے ہجرت کی ہو۔

اخروی مقاصد کے حصول کی نیت اور دنیاوی فوائد سے غفلت

آخرت کی کھیتی کے طلب گار کا آخرت میں طلب سے اضافہ کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۞12 جو طلب گار ہو آخرت کی کھیتی کا تو ہم (اپنے فضل و کرم سے) اسکی کھیتی کو اور بڑھا

OPEN ACCESS
CC BY

دیں گے اور جو شخص خواہش مند ہے (صرف) دنیا کی کھیتی کا تو ہم اسے دیں گے اس سے اور نہیں ہو گا اسکے لیے آخرت میں کوئی حصہ۔

اللہ تعالٰی کا یہ فرمان اس بات کو واضح کرتا ہے کہ آخرت کے چاہنے والے کو بہت کچھ دیا جائے گا اور جو صرف دنیا چاہتا ہے، اسکو ساری دنیا نہیں بلکہ اس میں سے کچھ دے کر راضی کر دیا جائے گا اور آخرت میں ایسے شخص کے لیے کچھ نہیں۔ لٰہذا دنیا مانگنے والے کو پوری دنیا پھر بھی نہیں ملے گی۔

ٹائم مینجمنٹ میں خیر وشر کی مثالیں

انسانی زندگی کو حاصل ہونے والی اصل دولت سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر اور شر

اللہ تعالٰی نے انسان پر بہت انعامات کیے ہیں جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا، لیکن ان انعامات میں سب سے اہم نعمت وقت ہے اور یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی نعمت یعنی سونا، چاندی، ہیرے اور جواہرات وغیرہ وقت کی برابری نہیں کر سکتے۔ کیونکہ دنیا کی ہر دولت کھونے کے بعد امید اور امکان ہوتا ہے کہ انسان اسے دوبارہ حاصل کر لے، بلکہ کبھی تو انسان پہلی حالت سے زیادہ بہتر حالت پا لیتا ہے یعنی مال ودولت پہلے سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے، لیکن وقت ایک ایسی دولت ہے کہ اگر ایک مرتبہ چھن جائے تو دنیا کا کوئی امیر ترین اور طاقت ور انسان اسکو دوبارہ واپس نہیں لوٹا سکتا۔ دولت ہاتھ سے جاتی رہے تو وقت اسے دوبارہ حاصل کرنے کا موقع دیتا ہے لیکن اگر وقت ہاتھ سے نکل جائے تو دنیا کی ساری دولت بھی اسے واپس نہیں لا سکتی۔ وقت کی دولت کب ہاتھ سے نکلتی ہے؟ جب اسکی قدر وقیمت میں لاپرواہی کی جائے حاصل ہونے والے وقت کو بغیر منصوبہ بندی سے گزارا جائے۔ وقت کو منظم انداز سے استعمال نہ کیا جائے وقت کے انتظام (مینجمنٹ) اور تنظیم (آرگنائزیشن) میں اہم مسائل کو مد نظر رکھا جائے، تو وقت کی دولت ہمارے ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ وقت کے انتظام (مینجمنٹ) اور تنظیم (آرگنائزیشن) میں اہم اور غیر اہم کاموں کی فہرست بنانی چاہیے، اہم کاموں کو اپنا زیادہ وقت اور غیر اہم کاموں کو کم وقت دینا چاہیے۔ اس سے وقت کی دولت ہمارے ہاتھ میں ہی رہتی ہے۔ اور یہی ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلائے گی۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر اور شر

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِالْعَبْدِ خَیْراً: اَعَانَہُ بِالْوَقْتِ وَجَعَلَ وَقْتَہُ مُسَاعِدًا لَہُ وَاِذَا اَرَادَ بِہٖ شَرًّا جَعَلَ وَقْتُہُ عَلَیْہِ وَنَاکَدَہُ وَقْتُہُ فَکُلَّمَا اَرَادَ التَّأَھُّبَ لِلْمَسِیْرِلَمْ یُسَاعِدْہُ الْوَقْتُ، وَالْاَوَّلُ: کُلَّمَا ھَمَّتْ نَفْسُہُ بَالْقُعُوْدِ اَقَامَہُ الْوَقْتُ وَسَاعَدَہُ۔ 13

جب اللہ تعالٰی کسی بندے سے 'بھلائی یا خیر' کا ارادہ کرتے ہیں تو وقت کے ذریعے اسکی مدد کرتے ہیں اور اسکے وقت کو اسکے لیے معاون بنا دیتے ہیں، اور جب اللہ کسی سے 'شر' کا ارادہ کرتے ہیں تو اسکے وقت کو اسکے مخالف

OPEN ACCESS
CC BY

کر دیتے ہیں اور اس پر وقت کو تنگ کر دیتے ہیں جب بھی وہ چلنے کا ارادہ کرتا ہے وقت اسکا ساتھ نہیں دیتا۔
جبکہ پہلا آدمی جب بھی بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسکا دل اسی وقت اسے کھڑا کر دیتا ہے اور اسکا سہارا بنتا ہے۔

لہٰذا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نیک کاموں میں مصروف کر دے اور وہ اپنی عمر کے قیمتی اوقات اسکی اطاعت میں کھپا دے یقیناً بندے کے لیے اس سے بڑی کوئی خیر و بھلائی نہیں لیکن بے کار کاموں میں زندگی کا گزر جانا یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور گناہوں کی شامت ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر اور شر

اسی لیے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مِنْ عَلَامَةِ اِعْرَاضِ اللهِ عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَجْعَلَ شُغْلَهُ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ خُذْلَانًا مِنَ اللهِ۔14

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے اعراض کرنے کی علامات میں سے ہے کہ بندے کو رسوا کرنے کے لیے اسے بے کار کاموں میں مصروف کر دے۔

انسانی زندگی سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر اور شر

انسان اور اسکی زندگی کی ٹائم مینجمنٹ میں شر کی بہترین کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو گاڑی کرائے پر لایا۔ اگر اس نے گاڑی کو لا کر دروازے پر کھڑا کر دیا، اس پر اپنی ضروریات کے لیے نہ گیا اور نہ ہی کوئی سفر طے کیا بلکہ اس گاڑی کو اس طرح کھڑا کیے رکھا اور پھر بالآخر وقت ختم ہونے پر واپس لوٹا دیا یہ گاڑی وقت پر لینا اور پھر وقت پر واپس کر دینا یہ ٹائم مینجمنٹ کہلائے گا مگر اس وقت کو ضائع کیا گیا جس کی وجہ سے نقصان اُٹھانا پڑا یہ ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلائے گا تو ایسے شخص کو کوئی بھی دانا اور سمجھدار نہیں کہے گا۔ بلکہ اس کو بیوقوف کہا جائے گا۔ اور یہی ٹائم مینجمنٹ میں شر کی مثال ہے۔ بعینہ جس نے اپنی زندگی کے وقت کو بے معنی اور بے مقصد کاموں میں صرف کر دیا اور وقت سے بھرپور فائدہ حاصل نہ کیا، اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں نہ کھپایا تو گویا اس نے اس دیے ہوئے وقت کو ضائع کر لیا جو اسے کبھی دوبارہ نہیں ملنے والا بلکہ فضولیات میں صرف ہونے والا وقت ایسے ہی ہے جیسے اسے وقت دیا ہی نہیں گیا تھا۔ یہی انسانی زندگی سے ہونے والی ٹائم مینجمنٹ میں شر ہے اسی لیے وہ لوگ جنھوں نے اپنی زندگی کو رب تعالیٰ کی نافرمانی میں کھپایا ہوگا جب ان سے پوچھا جائے گا کہ دنیا میں کتنا عرصہ گزار کے آئے ہو؟ تو وہ کہیں گے دن یا دن کا کچھ حصہ۔ چناچہ سُورۃ المومنون: میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۞ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ۞15

اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ تم زمین میں باعتبار برسوں کی گنتی کے کس قدر رہے؟ وہ کہیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم، گنتی گننے والوں سے بھی پوچھ لیجیے۔

CC BY

گویا وقت سے فائدہ نہ اٹھانے والا یونہی سمجھے گا گویا کہ اسے وقت دیا ہی نہیں گیا اور ۶۰، ۷۰ سالہ زندگی یوں سمجھے گا گویا کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ گزار کر آیا ہے۔ اور ایسا شخص جو کرائے پر لی ہوئی گاڑی کو مکمل منصوبہ بندی سے استعمال کرکے وقت پر واپس کر دیتا ہے یہ ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلائے گا اور ایسا شخص عقل مند بھی کہلائے گا۔ بعینہ جس نے اپنی زندگی کے وقت کو بامعنی اور بامقصد کاموں میں صرف کر دیا اور وقت سے بھرپور فائدہ حاصل کیا، اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں اپنے آپ کو کھپایا تو گویا اس نے اس دیے ہوئے وقت کو ضائع کر نہیں کیا جو اسے کبھی دوبارہ نہیں ملنے والا یہی انسانی زندگی سے ہونے والی ٹائم مینجمنٹ میں خیر کی مثال ہے

ضیاع وقت سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

اگر ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو وقت کا ضائع کرنا موت سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ موت انسان کو دنیا اور اہل دنیا سے دور کرتی ہے جب کہ ضیاع وقت اور بے کار زندگی انسان کو اللہ تعالیٰ اور آخرت سے غافل کر دیتے ہیں اور انسان کے لیے دائمی ناکامی اور نامرادی مقدر کر دی جاتی ہے۔ اللہ کریم ہمیں اس دائمی ناکامی اور نامرادی سے بچائے۔

حضرت یحیٰ بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

حضرت یحیٰ بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

> ”اَلْفَوْتُ ۔ هُوَ ضَيَاعُ الْوَقتِ۔ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ، لِاَنَّ الْفَوْتَ اِنْقِطَاعُ عَنِ الْحَقِّ وَالْمَوْتُ اِنْقِطَاعُ عَنِ الْخَلْقِ۔“
>
> فوت یعنی وقت کو ضائع کرنا موت سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ وقت کا ضیاع حق سے دور کر دیتا ہے اور موت صرف مخلوق سے دور کرتی ہے۔

حضرت یحیٰ بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ زندگی اثاثہ ہے اسے بامقصد اور بہتر کاموں میں صرف کیا جائے جیسے ایک سمجھ دار آدمی کو ماہانہ وظیفہ یا تنخواہ ملتی ہے تو وہ اس رقم کے ذریعے اہم اور ضروری حاجات اور معاملات کو مقدم کرتا ہے تاکہ اپنی رقم کو بامقصد کاموں میں لگایا جائے، اسی طرح ہمیں اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھتے ہوئے پہلے انتہائی اہم کام یعنی فرائض وواجبات کو پورا کرنا چاہیے جس پر ہماری دنیوی واخروی نجات وکامرانی کا انحصار ہوتا ہے۔

انسان کی محنت سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

انسان کی محنت سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر واضح ہے جو انسان اللہ کی مخلوق کو تکلیف دیئے بغیر ٹائم مینجمنٹ کے ساتھ محنت کرتا ہے اور اپنا گزر بسر کرتا ہے تو ٹائم مینجمنٹ میں کی جانی ایسی انسان کی محنت کو خیر کہا جائے گا۔ انسان کی دنیوی زندگی بیج بونے کی ہے اور آخرت کی زندگی فصل کاٹنے کی ہے۔ اس لیے اس دنیا میں نیکی کا بیج بوتے جاؤ اس کسان کی طرح جو دن کو کھیتوں میں جاتا ہے اور سارا دن کھیتی باڑی میں مصروف رہتا ہے اور جب شام ہوتی تو خالی ہاتھ واپس پلٹتا ہے، دیکھنے والے دیکھتے ہیں کہ بیچارہ صبح جاتا ہے شام کو

CC BY

خالی ہاتھ واپس پلٹ آتا ہے آخر کسی نے پوچھا؟ جناب آپ روزانہ صبح جاتے ہیں دن بھر محنت مشقت کرتے ہیں لیکن شام کو خالی ہاتھ واپس پلٹ آتے ہیں تو وہ کسان جواب دیتا ہے میں نے فصل بوئی ہے اس پر محنت کرتا ہوں اپنا خون، پسینہ ایک کرتا ہوں اس لیے کہ مجھے امید ہے کہ ایک دن میری کھیتی پکے گی اور مجھے میری محنت کا صلہ ملے گا چنانچہ کسان فصل پکنے اور پھر اس فصل کو فروخت کرنے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اپنی حلال ذرائع سے کی جانے والی محنت کی کمائی سے اپنا گزر بسر کرتا ہے اسی کو ہم ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہیں گئے۔ اللہ کریم کی طرف سے خیر میں دُنیا و آخرت میں بہترین جزا ہے۔ مکمل وقت کی منصوبہ بندی اور کئی دن کی محنت کے ساتھ اگر ایک شخص اللہ کی مخلوق کے ساتھ فراڈ کرتا ہے اور اُس فراڈ کے عوض وہ اپنا گزر بسر کرتا ہے اور امیر بن جاتا چنانچہ اللہ کی طرف سے اس عمل پر اسکے لیے دُنیا وآخرت میں عذاب کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اسی کو ہم ٹائم مینجمنٹ میں شر کہیں گئے۔

مسلمان کی عبادت سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

ایک مسلمان کی مثال ہے جو اپنے اللہ کی بندگی محض اسکی رضا کے لیے کرتا ہے، پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہے ذکر واذکار، قرآن کریم کی تلاوت اور دیگر خیر کے کاموں میں مصروف رہتا ہے، اذان ہوتی ہے نماز کے لیے جاتا ہے نماز پڑھ کر واپس پلٹتا ہے تو بچے پوچھتے ہیں ابا جان! آپ جب اذان ہوتی ہے سب مصروفیت چھوڑ کر مسجد میں چلے جاتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، عبادت کرتے ہیں لیکن خالی ہاتھ واپس لوٹ آتے ہیں آپ کو کیا ملتا ہے؟ تو اباجی کا جواب وہی ہوتا ہے جو اس کسان کا تھا کہ بیٹا دنیا دارِ عمل ہے یہاں جس نے جیسا عمل کیا آخرت میں ویسی ہی جزا پائے گا آج ہم عبادت کرتے ہیں، اپنا وقت اسکی بندگی اور اسکی رضا میں صرف کرتے ہیں تو ایک دن آئے گا جب ہمیں اسکی بہترین جزا دی جائے گی۔ جو آج یہاں نیکی کے حصول میں تھکے گا وہ کل آخرت کو آرام پائے گا۔ یہی ایک مومن کی عبادت میں ٹائم مینجمنٹ میں خیر ہے جیسے ایک عربی کہاوت ہے:

تَعِبَ الاِنسَانُ فِي صِغَرِهِ   كَي يَستَرِيحَ فِي كِبَرِهِ   انسان بچپن میں تھکتا ہے تاکہ بڑھاپے میں آرام پائے

اسی طرح ایک مسلمان محض دُنیا میں اپنی شہرت اور سیاست کے لیے عبادت کرتا ہے اور اس عبادت سے وہ اللہ کی مخلوق کو دھوکہ دیتا ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرتا ہے وہ عبادات میں ٹائم مینجمنٹ کا خیال تو رکھ رہا ہے مگر محض اپنے دُنیاوی امور و معاملات کے لیے تو یہی ایک مسلمان کی عبادت میں ٹائم مینجمنٹ میں شر ہے جو اسکے لیے دُنیا و آخرت کے لیے بربادی کا باعث بن جاتا ہے۔ جو آج یہاں برائی کے حصول میں تھکے گا وہ کل آخرت کو سزا پائے گا۔

مومن جو دُنیا مافیا سے ہٹ کر اللہ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اللہ کی مخلوق کی خیر خواہی میں مصروف رہتا ہے دُنیا کی دولت کو حقیر جانتا ہے آخرت کی حقیقت کو عظیم جانتے ہوئے ہوئے اخروی خزانوں کا طلب گار ہوتا ہے اللہ کے دیدار کا خواہشمند ہوتا ہے چنانچہ ایسا مومن کی زندگی میں ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتی ہے۔

انسان کے سانس سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

OPEN ACCESS
CC BY

یقیناً انسان کے لیے سب سے قیمتی چیز اسکا وقت ہے، وقت اس سانس کی طرح ہے جو دوبارہ نہیں مل سکتا، انسان کے سانس اور دن گنے ہوئے ہیں، جس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی، لہٰذا جس نے ان سانسوں کو مکمل تنظیم اور انتظام کے ساتھ خیر کے کاموں میں گزارا تو اسکے لیے دنیا و آخرت میں خیر ہی خیر ہے اور جس نے انہیں شر اور برائی میں صرف کیا تو اسکے لیے دنیا و آخرت میں شر ہی شر ہے یعنی جس طرح کا بیج بوؤ گے ویسی ہی فصل کاٹو گے۔

انسان کے روزگار سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

انسان روزی کمانے کے لیے مختلف ذرائع استعمال کرتا ہے مختلف طریقوں سے وہ اپنے وقت کو روزگار کمانے میں خرچ کرتا ہے کچھ صبح کے وقت میں روزگار کے لیے جاتے ہیں اور کچھ شام اور رات کے وقت روزگار کمانے کے لیے جاتے ہیں اب اگر انسان کا اپنے روزگار کو مکمل وقت دینے کے بعد بھی کمائی نہ ہو یا کچھ حاصل نہ ہو تو یہ کچھ حاصل نہ ہونا ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتا ہے اس کے برعکس مکمل وقت دینے کے بعد بہت اچھا روزگار چل رہا ہو یعنی کمائی اچھی ہو رہی ہو وقت دینے پر نقصان نہ ہو رہا ہو تو یہ روزگار میں ہونے والی کمائی ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتا ہے۔

جاسوس کی جاسوسی سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

ایک جاسوس وقت کی منصوبہ بندی کے ساتھ ملک اور قوم کی حفاظت کے لیے دُشمن ممالک میں اور اپنے ملک میں جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتا ہے اور اس جاسوسی میں وہ ملک اور قوم کو نقصان کی بجائے فائدہ دیتا ہے یعنی اسکی حاصل کی جانے والی معلومات بھی وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہوتی ہے اسکو اس پیرائے سے دیکھا جائے کہ ایک جاسوس کی جاسوسی کسی بھی دُشمن ممالک کو بھی نقصان پہنچانے کے لیے نہیں ہوتی بلکہ اپنے ملک کی حفاظت اور دُشمن ممالک کے شر سے بچنے کے لیے جاسوسی ہوتی ہے۔ ایسے جاسوس کی جاسوسی جو وقت کی مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ سرانجام پاتی ہے ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتی ہے۔

ایک جاسوس وقت کی منصوبہ بندی کے ساتھ محض دولت کمانے کی غرض سے جاسوسی کرتا ہے یا ایک جاسوس کی جاسوسی وقت کے تقاضوں کے برعکس ہوتی ہے یا جاسوسی سے حاصل ہونے والی معلومات غلط ہوتی ہے جو نقصان کا باعث بنتی ہے ایسے جاسوس کی جاسوسی جو وقت کی مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ سرانجام پاتی ہے ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتی ہے۔

قاضی کے فیصلے سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

فریقین کے معاملات یا مسائل کو سُننے کے بعد ایک قاضی یا جج کا عدل اور انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق اور وقت کی منصوبہ بندی کے ساتھ کیا جانے والا فیصلہ ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتا ہے اسکے برعکس عدل اور انصاف کے تقاضوں کے خلاف یا تاخیر کے ساتھ کیا جانے والا فیصلہ ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

علوم کے علم سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

مختلف علوم سے وقت پر حاصل ہونے والا اور وقت پر استعمال ہونے والا نفع بخش علم ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتا ہے اس کے برعکس مختلف علوم سے وقت پر حاصل نہ ہونے والا، وقت پر استعمال نہ ہونے والا اور نقصان بخش علم ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتا ہے جیسے ایک فارمولہ جو امتحان کے بعد سمجھ میں آئے یا جو فارمولہ جو عملی کاموں میں غلط ثابت ہو جائے یا نتائج ضرورت کے مطابق نہ ہو ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتا ہے۔

حصول علم سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

طالب علم کا حصول علم کے لیے مدرسہ جانا محض والدین کے پیسوں کے ضیاع کا باعث ہو یا فلاحی معاشرے کے نُقصان کا باعث ہو ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتا ہے یعنی طالب علم صبح وقت پر مدرسہ جا کر علم حاصل نہیں کرتا ہو بلکہ اپنے دوسرے ساتھیوں کو تنگ کرتا ہو لڑائی جھگڑے کرتا ہو چوری اور بدمعاشی کرتا ہو تو یہ مدرسہ میں حصول علم کے لیے وقت گزارنا ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتا ہے اسکے برعکس طالب علم کو وقت پر حاصل ہونے والا علم جو عملی زندگی میں اہم کردار ادا کریں ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتا ہے یعنی طالب علم کا مدرسہ جانا والدین کے لیے نفع بخش اور مُعاشرے کے لیے سکون بخش ہو اسکے کردار اور اخلاق کو تبدیل کریں اسکی زندگی کو آسان کریں اسکو غلط اور دُرست کی تمیز حاصل ہو یعنی طالب علم اپنے غلط اور دُرست میں امتیاز کر سکے ایسے طالب علم کا حصول علم کے لیے وقت کی منصوبہ بندی کے ساتھ مدرسہ جانا ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتا ہے۔

والدین کے ادب سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

والدین اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں بچوں پر اپنا وقت اور پیسہ خرچ کرتے ہیں اُن کو تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں یہ تمام عوامل ایک لمبے عرصے تک سرانجام پاتے ہیں والدین کی خواہش یہی ہوتی ہے بچہ بڑا ہو کر اُن کے بڑھاپے کا سہارا بنے بچہ بڑا ہو کر اُن کی اُمیدوں پر پانی پھیر دیتا ہے والدین کا ادب محض اُن کی جائیداد کو حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے اور اُن کو تنہا چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ الگ ہو جاتا ہے یہ جائیداد کے حصول میں وقت کی منصوبہ بندی کے ساتھ کیا جانے والا ادب ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتا ہے اور اسکے برعکس اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے کی جانے والی والدین کی خدمت اور ادب ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتا ہے۔

روزگار کی چھٹیوں سے ٹائم مینجمنٹ میں خیر و شر

اسلم اور اکرم ایک ہی فیکٹری میں کام کرتے تھے، دونوں کو فیکٹری کی طرف سے دو دن کی چھٹی ملی۔ اسلم نے گھر آکر اپنی ان دو چھٹوں کو غنیمت جانا اور اپنے جتنے بھی ضروری کام تھے جو ڈیوٹی پر جانے کی وجہ سے رکے ہوئے تھے، سارے سرانجام دے لیے، لیکن اسکے برعکس اکرم نے آتے ہی کبھی کسی دوست سے ملنے میں تو کبھی کسی بے کار مجلس میں بیٹھ کر اور کچھ سو کر گزار دیے۔ اب ان دونوں میں سے جس نے ان دو چھٹیوں میں اپنے ضروری کام نمٹا لیے اور اپنے مقاصد حاصل کر لیے تو وہ یقیناً یاد رکھے گا کہ مجھے چھٹیاں ہوئیں تھیں اور میں نے ان سے فائدہ اٹھایا تھا یہی ٹائم مینجمنٹ میں خیر کہلاتی ہے اور جس نے چھٹیاں بے کار گزاریں اور کوئی

OPEN ACCESS
CC BY

مقصد پورا نہ کیا تو اسکے لیے ایسے ہی ہے جیسے اسکو چھٹیاں نہیں ملی تھیں۔ اور یہی ٹائم مینجمنٹ میں شر کہلاتی ہے اسی طرح جس نے زندگی بامقصد گزاری تو حقیقی زندگی اسی کی ہے اور جس نے وقت کا احساس نہ کیا، لہو ولعب اور بے کار کاموں میں اپنے قیمتی وقت کو صرف کیا تو گویا اسکی زندگی کوئی زندگی نہیں ہے۔ اس طرح کئی مثالیں ہماری عملی زندگی میں عام موجود ہے جو ٹائم مینجمنٹ میں خیر اور شر کو واضح کر رہی ہیں۔

سب سے اچھا منتظم وقت اور غیر منتظم وقت میں فرق

منتظم وقت وہ ہوتا ہے جو اپنے اصل مال دولت یعنی وقت کی قدر و قیمت جانتے ہوئے مکمل منصوبہ بندی سے استعمال کر کے اسکو قیمتی بنائے۔ اسکے علاوہ نادان شخص اپنے وقت کو اپنی دولت کو ہی برباد کر لیتا ہے اصل مال زندگی کے لمحات کو برباد کر لیتا ہے اور جس نے اپنا اصل مال زندگی کے قیمتی لمحات کو بے کار کاموں پہ خرچ کر دیا وہ سب سے بڑا نادان اور سب سے بڑا خسارہ پانے والا ہے۔

حضرت ابو یزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے منتظم وقت اور غیر منتظم وقت میں فرق

حضرت ابو یزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَرَأْسُ مَالِ الْمُؤمِنِ رِبْحُهَا الْجَنَّةُ وَ خُسرَانُهَا النَّارُ۔16

یقیناً دن اور رات (وقت) مومن کا اصل مال ہے ان کا نفع جنت اور ان کا نقصان آگ ہے۔

یوں سمجھیے کہ ایک شخص نے اسلام آباد پہنچنا ہے اور اسکی جیب میں صرف اتنی رقم ہے جو بمشکل اسے اسکی منزل تک پہنچا دے اور اگر اس شخص نے اپنی رقم کو راستے میں غیر ضروری اشیاء کو خریدنے میں لگا دیا، تو یقیناً وہ شخص اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ بعینہ وہ شخص جس نے اپنی زندگی کے قیمتی وقت کو غیر ضروری اور بے مقصد کاموں میں صرف کر دیا حتٰی کہ اللہ کا پیغام اجل آ پہنچا تو یہ شخص بھی موت کے وقت ندامت اور پشیمانی میں حسرت کے مارے جو کچھ کہے گا اللہ تعالٰی نے اس طرح بیان کیا ہے۔ سورۃ الفرقان میں ارشاد باری تعالٰی ہے۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ۝لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ 17

یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ تو صرف ایک قول ہے جسکا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔

منتظم وقت اور غیر منتظم وقت (وقت ضائع کرنے والا) کا رویہ

منتظم وقت (اپنے وقت کو ضائع نہ کرنے والا) اللہ کی نعمتوں اور رحمتوں پر اللہ کا شکر گزار ہوتا ہے اور خیر کے کاموں کا مرتکب ہوتا ہے غیر منتظم وقت (وقت ضائع کرنے والا) ناشکرا ہے اور شر کے کاموں کا مرتکب ہوتا ہے۔ اگر انسان غور و فکر کرے تو اس پر اللہ

CC BY

کی بے شمار نعمتیں ہیں جن کا وہ بدلہ نہیں چکا سکتا بلکہ ایک ایک سانس کا شکر ادا نہیں کیا جا سکتا اور وقت، زندگی کا پیریڈ، لیل ونہار یہ سب ایک بہت قیمتی نعمت ہے

منتظم وقت نصیحت حاصل کرنے والا اور شکر گزاری کرنے والا ہوتا ہے

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا۔18 اور اسی نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔ اس شخص کی نصیحت کے لیے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکر گزاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں زندگی کا وقت ایک بہت قیمتی نعمت ہے اس پر انسان کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار ہے تو پھر اس نعمت کے بارے ہمارا کیا ردعمل ہے ہم اس نعمت میں رب تعالیٰ کے کتنے شکر گزار ہیں۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے شکر کے بنیادی پانچ قاعدے

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ (ت ۷۵۱ھ) اپنی کتاب "مدارج السالکین" میں فرماتے ہیں کہ شکر کے بنیادی پانچ قاعدے ہیں جو شکر کی اساس اور بنیاد ہیں اگر ان میں سے ایک بھی کم ہو تو شکر نامکمل ہے وہ پانچ قاعدے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱ - شاکر کو اپنے مشکور (احسان کرنے والے) کے سامنے عاجزی کرنی چاہیے۔

۲ - شاکر کو چاہیے کہ اپنے مشکور سے محبت کرے۔ ۳ - شاکر کو چاہیے کہ اپنے مشکور کی نعمت کا معترف ہو۔

۴ - شاکر کو چاہیے کہ اس نعمت کی بناء پر اسکی تعریف وثناء کرے۔

۵ - شاکر کو چاہیے کہ اس نعمت کو اسکی ناپسند چیزوں میں استعمال نہ کرے۔[19]

اب جس کو اللہ نے زندگی جیسی عظیم نعمت دی اسے چاہیے کہ اپنے رب کے سامنے عاجزی دکھلائے، کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر اس رب تعالیٰ سے محبت کرے، اس نعمت پر اپنے مالک کا شکریہ ادا کرے اور اپنی زبان سے اس بات کا اعتراف کرے اور سب سے بڑھ کر اس پر ضروری ہے کہ اس نعمت کو اپنے رب کی اطاعت میں استعمال کرے ورنہ وہ شاکرین کی صف میں سے نہیں ہوگا بلکہ ناشکری کرنے والا ہوگا اور وہ نعمت اسکے لیے وبال جان اور فتنہ ہوگی۔

محدثِ مدینہ ابو حازم سلمۃ بن دینارؒ کے قول

جیسا کہ محدثِ مدینہ ابو حازم سلمۃ بن دینارؒ فرماتے ہیں:

كُلُّ نِعْمَةٍ لَا تُقَرِّبُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، فَهِيَ بَلِيَّةٌ۔20 ہر وہ نعمت جو (تجھے) اللہ عزوجل کے قریب نہیں کرتی وہ آزمائش ہے۔

اور بعض سلف سے مروی ہے:

كُلُّ نِعْمَةٍ لَا تُزِيْدُكَ اِلَّا فِي مَعْصِيَةٍ فَهِيَ نِقْمَةٌ وَلَيْسَتْ بِنِعْمَةٍ۔

CC BY

ہر وہ نعمت جو تجھے صرف نافرمانی میں آگے بڑھائے پس وہ (اللہ کی طرف) سے انتقامی کاروائی ہے، نعمت نہیں ہے۔

بعض اہل علم نے ضیاع وقت کے بارے میں یہاں تک لکھا ہے:

مِنْ عَلَامَةِ الْمَقْتِ اِضَاعَةُ الْوَقْتِ۔ اللہ کی ناراضگی کی علامت میں سے ایک یہ ہے کہ بندہ وقت کو ضائع کرے

لہذا ٹائم مینجمنٹ کے تحت بھلائی اور خیر کے کام کرنے والے کو اس نعمت پر شکر گزار بننا چاہیے، نافرمانی اور کفران نعمت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

ہر کامیابی کا دارومدار ٹائم مینجمنٹ پر ہے

اگر ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو ہر قسم کی خیر جسے انسان اپنی زندگی میں حاصل کرتا ہے اسکا انحصار صرف وقت کی قدر کرنے پر موقوف ہے۔ اگر وقت کا خیال نہیں رکھتا تو خیر کثیر سے محروم ہوگا۔ اس جہان میں جتنی بھی قوموں نے عروج حاصل کیا اور تاریخ کے اوراخ میں بہترین نقوش چھوڑے ان سب میں جو چیز قدر مشترک اور نمایاں نظر آتی ہے وہ انکا اپنے اوقات کا بہترین استعمال اور اسے بامقصد اہداف کے حصول میں صرف کرنا تھا۔

لہذا اے مسلمان! اے آخرت کے راہی! تیری منزل بڑی دور ہے اور راستہ بڑا کٹھن ہے اور راستے میں طرح طرح کے ڈاکو اور لٹیرے ہیں جو تجھ سے تیرا دین اور سامانِ سفر تقویٰ و پرہیز گاری کو چھیننا چاہتے ہیں پس تو اللہ سے توفیق مانگتے ہوئے اسکے ڈر سے اپنے دل کو آباد کیے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہ اور دنیا کی رنگ رلیاں تجھے تیری منزل سے غافل نہ کریں کیونکہ دنیا کی ہر خیر والی چیز کو فنا ہے بقاء نہیں اور آخرت کی ہر چیز، ہر نعمت ابدی اور لازوال ہے اس لیے اس آخرت کی خیر کو حاصل کرنے کے لیے اپنے وقت کی قدر کر اس لیے کہ ہر خیر کا حصول وقت کا مرہونِ منت ہے کیونکہ ضیاعِ وقت نہ خیر ہے اور نہ ضیاعِ وقت سے کسی خیر کا حصول ممکن ہے۔

حاصلاتِ تحقیق

ٹائم مینجمنٹ سب کیلئے اہم ہے۔ وقت کو کنٹرول کرنے سے آپ اپنا محاسبہ کرلیتے ہیں اور ان خطرناک سرگرمیوں کو جان لیتے ہیں جو آپ کے قیمتی وقت کو قتل کررہی ہوتی ہیں آپ ٹائم مینجمنٹ سے یہ پہچان کرلیتے ہیں کہ قیمتی وقت میں سے آپ مختلف سرگرمیوں پر کتنا وقت خرچ کرتے ہیں اور پھر اس خرچ شدہ وقت کو کتنا ضائع کرتے ہیں اور کتنے وقت سے مثبت نتیجہ حاصل کرتے ہیں اور کتنے وقت سے منفی نتیجہ حاصل کرتے ہیں۔ منفی نتیجہ والا وقت آپ کو ڈبل نقصان دیتا ہے ایک تو وقت کا ضیاع اور دوسرا سرمایہ کاری کا ضیاع۔ آپ مؤثر وقت کے انتظام کے تحت اپنے دل میں منتخب کردہ سرگرمیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ وقت کے انتظام کے اصول کا

CC BY

مطالعہ سے آپ کو صحیح طریقے سے اپنے کاموں کی منصوبہ بندی کرنے میں، منظم اور شیڈول کے تحت وقت بنانے میں مدد ملتی ہے منظم وقت آپ کی زندگی میں حقیقی معاملات کے ساتھ ترتیب دیا جاتا ہے جو آپ کے لیے کئی منافعوں کا ذریعہ بنتا ہے۔

اللہ کریم کا یہ سارا نظام مکمل وقت کے انتظام (مینجمنٹ) اور تنظیم (آرگنائزیشن) کے ساتھ رواں دواں ہے اس نظام کی روانی میں ایک منٹ کا بھی فرق نہیں ہے یعنی ہر سال اور ہر مہینے ایک مکمل تنظیم اور انتظام کے ساتھ چاند ظاہر ہوتا ہے کم اور زیادہ ہوتا ہے چنانچہ یہ تمام علامتیں وقت کو ظاہر کرتی ہے تاریخ کو واضح کرتی ہے قرآن پاک نے چودہ سو سال پہلے اس نظام کائنات کی وضاحت کر دی ہے آج جو سائنس وضاحتیں کر رہی ہے وہ حقائق کے منافی ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭوَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝21

اور اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں (بڑی) نشانیاں ہیں اہل عقل کے لیے۔ وہ عقل مند جو یاد کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اور غور کرتے رہتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور (تسلیم کرتے ہیں) اے ہمارے مالک! نہیں پیدا فرمایا تو نے یہ (کارخانہ حیات) بیکار۔ پاک ہے تو (ہر عیب سے) بچالے ہمیں آگ کے عذاب سے۔

چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے کہ زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں زمانے والا ہوں، میرے ہاتھ میں حکم ہے میں ہی دن رات کو تبدیل کرتا ہوں۔[22]

لہٰذا زمانے کو گالی نہیں دینی چاہیے اور نہ ہی برا کہنا چاہیے جیسا کہ عوام الناس عام طور پر یہ کہہ دیتے ہیں "وقت برا آگیا ہے" حالانکہ وقت تو وہی ہیں بلکہ زمانے والے لوگ مرے ہو گئے ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے) فوت ہوئے سورج بے نور ہو گیا تو لوگوں نے کہا: "سورج ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے بے نور ہوا ہے۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے بلکہ جب تم ان کو گرہن زدہ دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ روشنی ہو جائے۔[23]

ہمیں اللہ کے تمام احکامات کو سمجھ کر فوراً عمل کرنا چاہیے وقت ختم ہو رہا ہے ہمیں وقت کا احساس ہی نہیں ہے ہم فضول کاموں میں وقت کو ضائع کرتے ہیں جبکہ اس وقت کو مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ گزارنے کے ساتھ ہر وقت آخرت کو یاد کرنا چاہیے۔

CC BY

مصادر و مراجع

1) القرآن الحکیم
2) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، محمد ناصر الدین البانی، بیروت، دار المکتب الاسلامی، ۱۹۸۵ء۔
3) الصحیح، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری، (۱۹۴۔۲۵۶ھ / ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ بیروت، لبنان 228 دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء۔
4) الصحیح، ابن الحجاج قشیری مسلم، (۲۰۶۔۲۶۱ھ / ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
5) السنن، سلیمان بن أشعث سجستانی ابوداود، (۲۰۲۔۲۷۵ھ / ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء۔
6) السنن الکبریٰ، احمد بن شعیب نسائی، (۲۱۵۔۳۰۳ھ / ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء۔
7) السنن، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی ترمذی، (۲۱۰۔۲۷۹ھ / ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔
8) السنن، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ، (۲۰۹۔۲۷۳ھ / ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء۔
9) المسند الفردوس، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہذانی دیلمی، (۴۴۵۔۵۰۹ھ / ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔
10) المسند، ابو عبد اللہ بن محمد، احمد بن حنبل، (۱۶۴۔۲۴۱ھ / ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء۔
11) شعب الایمان، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی، (۳۸۴۔۴۵۸ھ / ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء۔
12) وقت کی قدر کیجئے، علامہ یوسف قضاوی، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۴ء۔
13) سیرت طیبہ رحمتِ دارین ﷺ، طالب الہاشمی، البدر پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور، ۲۰۱۳ء۔
14) متاع وقت اور کاروانِ علم، ابن الحسن عباسی، مکتبہ عمر فاروق، کراچی
15) وقت کا صحیح استعمال، مصطفٰی محمد طحان، ہلال پبلیکیشنز، دہلی، ۲۰۰۴ء۔
16) وقت ہزار نعمت ہے، محمد افروز قادری چریاکوٹی، ادرارہ فروغ اسلام، چریاکوٹ، مئو، یوپی، انڈیا، ۲۰۱۱ء۔
17) تحفہ وقت، شفیق الرحمٰن، الدراوی، مکتبہ الفہیم، میوناتھ بھنجن یوپی، انڈیا، ۲۰۱۲ء۔

OPEN ACCESS

18) وقت کی قدر اور علم سے پیار، مولانا محمد روح اللہ، مکتبہ الشیخ، کراچی، ۲۰۰۸ء۔

---

1 القرآن الکریم، الاعراف:۷، ۲۰۵

2 الزھد للامام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ص:۱۹۹

3 القرآن الکریم، الاعراف:۷، ۲۰۵

4 القرآن الکریم، الکھف:۱۸، آیت:۲۸

5 القرآن الکریم، الزخرف ۳۶:۴۳

6 الزھد للامام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ص:۱۹۹

7 صفۃ الصفوۃ، ۹/۴

8 القرآن الکریم، البقرۃ، ۲:۲۰۰

9 القرآن الکریم، یونس، ۷:۱۰

10 القرآن الکریم، الروم:۳۰، آیت:۷

11 صحیح بخاری، باب: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نزول وحی کس طرح شروع ہوئی، اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم نے تم پر وحی بھیجی جس طرح حضرت نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد پیغمبروں پر وحی بھیجی جلد اول: حدیث نمبر 1 حدیث مرفوع مکررات 15 متفق علیہ 8

12 القرآن الکریم، الشوریٰ ۴۲:۲۰

13 مدارج السالکین، ۱۲۹، ۱۳۰/۳

14 جامع العلوم والحکم، ص:۱۳۹

15 القرآن الکریم، المؤمنون، 23:112-113

16 الزھد الکبیر للبیھقیؒ، ص:۱۹۶

17 القرآن الکریم، سورۃ المومنون ۲۳:۹۹، ۱۰۰

18 القرآن، الفرقان ۲۵:۶۲

19 مدراج السالکین، ۶/۲

20 صفۃ الصفوۃ:۱۵۷/۲

21 القرآن الکریم، آلِ عمران، 3: 189-191

OPEN ACCESS
CC BY

22 صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب " ومایھلکنا الا الدھر "، رقم الحدیث: ۴۸۲۶
23 صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب الدعاء فی الکسوف، رقم الحدیث:1060

OPEN ACCESS
CC BY